

زید زمان المعروف زید حامد

راہبر کے روپ میں راہنر

یعنی: زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف اور ان جیسے دوسرے ملحدین کا
طریقہ واروات اور ان کے دجل و فریب سے بچنے اور محفوظ رہنے کی تدابیر

مولانا سعید احمد جلال پوری

مولانا سعید احمد جلال پوری

زید زمان المعروف زید حامد

راہبر کے روپ میں راہزن

یعنی: زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف اور ان جیسے دوسرے ملحدین کا طریقہ و اروات اور ان کے دجل و فریب سے بچنے اور محفوظ رہنے کی تدابیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الحمد لله رب العالمین) علیہ السلام و آلیہ السلام و سلم و علیہ السلام

گزشتہ سال اکتوبر نومبر ۲۰۰۸ء میں راقم الحروف نے قریب قیامت کے فتنوں اور فتنہ پروروں کی نشاندہی کرتے ہوئے حدیث کی مشہور کتاب کنز العمال کی ایک روایت کے حوالے سے انسانِ شیطانیوں کے ضلال و گمراہی کی نشاندہی کی اور غمنائی وی کے ”نامور تجزیہ نگار“ زید حامد کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی طرف بھی اشارہ کیا تھا کہ کل کا زید زمان آج کا زید حامد ہے، اور یہ بدنام زمانہ اور مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ اول ہے، جو یوسف کذاب کے واصل جہنم ہونے کے بعد ایک عرصہ تک منتظر زیر پر اور خاموش رہا، جب لوگ، ملعون یوسف کذاب اور اس کے اہلکار گمشدہ کو قریب قریب بھول گئے تو اس نے زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو منوانے اور متعارف کرانے کے لئے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل سے معاملہ کر کے اپنی زبان و بیان کے جوہر دکھانا شروع کر دیئے اور بہت جلد مسلمانوں میں اپنا نام اور مقام بنانے میں کامیاب ہو گیا،... یہ بات بھی غلط ہے کہ براس ٹیکس نیٹ ٹی وی چینل کا پروگرام ہے، یہ پروگرام زید زمان کی اپنی کمپنی براس ٹیکس کا تیار کردہ ہے کیونکہ اسلام آباد میں مقیم ہمارے ایک باخبر دوست کے مطابق ایک اہم ادارے کا اسپانسر پروگرام

ہے ظاہر ہے کہ اس طرح کے پروگرام کی تیاری اور آن ایئر جانے پر خطیر رقم خرچ ہوتی ہے (ڈاکٹر فاضل عالم، روزنامہ جہادت کراچی) بہر حال یہ سب کچھ اس کی چرب لسانی، تنگ بندی اور جھوٹی گجی معلومات کا کرشمہ ہے۔ ورنہ زید حامد کے پس منظر میں جھانک کر دیکھا جائے تو یہ ملعون یوسف کذاب کے عقائد و نظریات کا علمبردار اور اس کی فکر و سوچ کا داعی و مناد ہے... اور ایسا کیوں نہ ہو کہ چشم بدور یہ اس کا صحابی، خلیفہ، اس کا معتقد خاص، اس کا سفر و حضر کا ساتھی، مشکل وقت میں اس کا معاون و مددگار، اس کے مقدمہ اور کیس کی پیروی کرنے والا اور طرف دار رہا ہے۔

راقم کی تحریر جب ماہنامہ بینا ت کراچی اور ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہوئی تو ہمارے بہت سے محترم و معزز احباب و رفقاء اور دین و مذہب سے وابستہ رکھنے والے تخلصین نے فون پر رابطہ کر کے میری فہمائش کرنا چاہی کہ: زید حامد تو بہت اچھا آدمی ہے بلکہ وہ اس دور میں مسلمانوں کا واحد ترجمان اور نمائندہ ہے کیونکہ جس طرح یہ یہودیوں اور امریکا کے خلاف اور جہاد افغانستان کے حق میں بولتا ہے، دوسرا کوئی اس کی ہمت و جرأت نہیں کر سکتا، بلکہ جس بے باکی اور بے خوفی سے یہ شخص بولتا ہے اس سے کہی گلتا ہے کہ یہ نالسن ”طالبان“ ہے۔

اس کے علاوہ آج جب کوئی شخص اپنے اندر مسلمانوں، جہاد و اسلام کے حق میں لکھنے اور بولنے کی ہمت و جرأت نہیں پاتا، بلکہ جب سب لکھنے اور بولنے والوں کی زبان و قلم کا رخ اسلام، اسلامی شعائر، جہاد، مجاہدین اور طالبان کے خلاف ہے، بلاشبہ اس جیسے مرد مجاہد کی زبان و بیان سے اسلام اور مسلمانوں کی ترجمانی، بق و دق صحرا میں کسی ہوا کے ٹھنڈے جھوکے یا شجر سایہ دار کے مترادف ہے؟ اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے تو اس مرد مجاہد کی مخالفت کیوں؟ یوں تو اس سلسلہ میں بہت سے حضرات نے نہایت اخلاص سے مجھے سمجھانے کی سعی و کوشش کی، مگر ہمارے بہت عزیز اور باقاعدہ سند یافتہ عالم دین مولانا محمد یوسف اسکندری نے اس موقع پر خاصی جذباتیت کا مظاہرہ فرمایا، چنانچہ فرمانے لگے کہ:

”آپ حضرات بلا تحقیق کسی کو کافر و ملحد لکھنے اور باور کرانے میں ذرہ بھر تاثر نہیں کرتے، مولانا! ایک ایسا شخص جو آپ کا، اسلام کا، مسلمانوں کا، جہاد کا، مجاہدین کا اور طالبان کا ترجمان ہے اور اس کی آواز دنیا بھر میں سنی جاتی ہے اور دنیا اس کے علم و فہم اور چینی برصداقت تجزیوں اور یہود و امریکا کے خلاف بے لاگ تبصروں پر خراج و تحسین کے ڈوگرے برساتی ہے آپ نے بیک جنبش قلم اس کو خائفین کے کیپ اور پلازے میں ڈال کر کوئی اچھا کام نہیں کیا۔“

مولانا! آپ خود ہی اس کا فیصلہ فرمائیں کہ جو شخص اسلام دشمن ہوگا، وہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں کیوں کر بولے گا؟ اور جو امریکا اور یہودیوں کا ایجنٹ ہوگا وہ یہودیوں اور امریکا کے خلاف سرعام لب کشائی کیوں کرے گا؟ میں نے غور سے ان کی تقریر سنی اور عرض کیا: عزیز من! کسی آدمی کا اچھا مقرر ہونا، عمدہ تجزیہ نگار ہونا، وسیع معلومات سے متصف ہونا،

کسی کی چرب زبانی اور مبالغہ آرائی، اس کے ایمان دار ہونے کی علامت اور نشانی نہیں ہے، کیونکہ بہت سے باطل پرست ایسے گزرے ہیں، جو ان کمالات سے متصف ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ مسلمان نہیں تھے بلکہ وہ اپنے ان کمالات و اوصاف کو اپنے کفر، الجھاؤ اور باطل نظریات کی اشاعت و تبلیغ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک صدی پیشتر متحدہ ہندوستان کے ناپائیدار فتنہ، فتنہ دایا نیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی زندگی کا جائزہ لیجئے تو اندازہ ہوگا کہ شروع شروع میں اس نے بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ اسلام کا ترجمان اور آریوں اور عیسائیوں کے خلاف مناظر باور کر لیا تھا، مگر یہ سب کچھ ایک خاص وقت اور ایک خاص مقصد کے لئے تھا۔ وہ یہ کہ کسی طرح مسلمانوں میں اس کا نام اور مقام پیدا ہو جائے، اور بحیثیت مسلمان، اس کا تعارف ہو جائے، مسلمان اس کے قریب آجائیں اور مسلمانوں کا اس پر اعتماد پیدا ہو جائے، چنانچہ جب اس نے محسوس کیا کہ ان مناظروں اور مباحثوں سے اس کے مقاصد حاصل ہو گئے ہیں، تو اس نے اپنے باطل افکار و نظریات کا اظہار کر کے اپنے پرزے نکالنا شروع کر دیئے، اس کے بعد اس نے جو گل کھلائے، وہ کسی باخبر انسان اور دینی مسلمان سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔

ٹھیک اسی طرح زید حامد بھی ایک خاص حکمت عملی کے تحت یہ سب کچھ کر رہا ہے، لہذا جس دن اس کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کا مقصد پورا ہو گیا ہے یا مسلمانوں میں اس کا اعتماد، مقام اور تعارف ہو گیا ہے، یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنے پوشیدہ افکار و عقائد کا اظہار، اعلان کر دے گا۔

میرے خیال میں میری اس تقریر سے عزیز مولوی محمد یوسف سلمہ کا ذہن تو صاف نہیں ہوا، البتہ اس نے میری سفید داڑھی اور عمر کے فرق کا لحاظ کرتے ہوئے وقتی طور پر خاموشی اختیار کر لی۔

تاہم اس نے میرے مضمون میں دیئے گئے موصوف کے ویب سائٹ کے پتہ پر زید حامد سے رابطہ کیا، تو آگے سے اس نے بھی ٹھیک وہی تقریر جھاڑی کہ یہ میرے خلاف خواہ مخواہ کا غلط پروپیگنڈا ہے، اور مولوی مجھ سے خواہ مخواہ بغض رکھتے ہیں یا مجھ سے پر خاش رکھتے ہیں، وغیرہ وغیرہ، ورنہ میرا کسی یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں رہا بلکہ میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا۔

بہر حال ویب سائٹ پر ان کی بات چیت اور چیٹنگ جاری تھی کہ میرے رفیق کا مولانا محمد اعجاز صاحب نے انہیں ”یوسف کذاب“ نامی کتاب پیش کر دی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عزیز مولوی محمد یوسف سلمہ کو جنہوں نے نہایت غور و خوض سے اس کا مطالعہ کیا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور ان پر حقیقت حال منکشف ہو گئی۔

چنانچہ انہوں نے حکمت و دانش مندی اور سلیقہ سے زید حامد کے ساتھ براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے پوچھا کہ: اگر تمہارا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں تھا تو اس کتاب میں اور یوسف کذاب کے مقدمہ میں

تہہ رانام کیوں ہے؟ اور تم نے اس کے مقدمہ کی پیروی کیوں کی تھی؟ اور تم نے اس مقدمہ کے فیصلہ کے بعد روزنامہ ڈان کراچی میں اس فیصلہ کو انصاف کے قتل سے کیوں تعبیر کیا؟ اور مدعی نبوت یوسف کذاب کو ایک مہربان اور اسلام کے معزز صوفی اور اسکالر کے طور پر کیوں پیش کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض مسلسل سوالوں کے بعد اس نے بہر حال اتنا اعتراف کر لیا کہ جی ہاں میرا اس مقدمہ میں کسی حد تک کردار رہا ہے۔ چنانچہ اس کے اس اعتراف کے بعد مولوی محمد یوسف اسکندر صاحب کو زید حامد کی حقیقت سمجھ میں آ گئی۔

خیر یہ تو ایک سمجھ دار عالم دین کا معاملہ تھا، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دین دار حضرات کو میری اس تحریر پر اعتراض تھا اور ہے، چنانچہ بہت سے مخلصین نے یہ کہہ کر اس بحث کو ختم کر دیا کہ سعید احمد جلال پوری کو یا تو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر اس کو سچے معلومات نہیں دی گئیں۔

اسی طرح جناب حافظ توفیق حسین شاہ صاحب نے روزنامہ جنگ کراچی میں حامد میر کے جواب میں راقم الحروف کے مضمون کی اشاعت پر اپنے مکتوب میں لکھا:

”حضرت مدنی سے متعلق بہترین جوابات بھی انہماک سے پڑھے ہیں، میں خاکسار آپ

کی توجہ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹی وی ون کے ایک پروگرام میں ایک زبردست مجاہد صحافی

زید حامد صاحب نے گستاخ حامد میر کو لکھا، ”ایک بگٹ قرار دیا ہے، فون: 0300-3345123“

دیکھا آپ نے ان صاحب نے بھی زید حامد کو ”زبردست مجاہد صحافی“ لکھا، الغرض اس قسم کے دیووں حضرات موصوف کے سحر میں گرفتار ہیں اور ان کی تقریر و بیان اور عقید و تہذیب کو اپنے دل کی آواز سمجھتے ہیں، صرف اس لئے کہ ان کے سامنے زید حامد کی تصویر کا ایک رخ ہے اور اس کی زندگی کا دوسرا بھلا تک رخ ان کے سامنے نہیں ہے، جس میں وہ مدعی نبوت یوسف علی کذاب کا خلیفہ اول، ماموس رسالت کا خدایا اور خلیفہ امیرائے نبوت کا قاتل، یوسف کذاب کی ناشتہ زندگی، اس کی زنا کاری و بدکاری، کالے لکڑیوں کا حامی بلکہ اس کے وکیل منہائی کا کردار ادا کرتا رہا ہے، حد تو یہ ہے کہ وہ قوم کی عزت و آبرو، بہنوں، بیویوں اور بیٹیوں کی عزت و آبرو کو تار کر کے لے کر خود بخدا بلکہ نبی و رسول اور کرتا رہا ہے۔

جب یہ بات سنے کہ کھل کے زید زمان اور آج کے زید حامد نے یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے توبہ نہیں کی، بلکہ وہ آج بھی اس کے خلاف عدالتی فیصلہ کو انصاف کا خون کہتا ہے تو یقیناً آج بھی وہ کذاب یوسف علی کی روش، اس کے مشن اور عقائد و نظریات کا حامی و داعی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ کل تک وہ کھل کر اس کا جانبدار و وکیل منہائی تھا، مگر اب وہ حالات کا دھارا دیکھ کر وقتی اور عارضی طور پر اس کی وکالت و ترجمانی سے کنارہ کش، خاموش اور حالات کے سازگار رہنے کا منتظر ہے۔

اس لئے ضروری ہوا کہ اس مار آستین کی زہرناکی اور فتنہ سلطانی سے قوم کو آگاہ کیا جائے اور اس کے خطرناک عزائم و ارادوں سے بھوٹی بھائی انسانیت کو آشنا کیا جائے، لہذا طے ہوا کہ زید حامد اور یوسف کذاب کے پرانے تعلق داروں سے رابطہ کر کے صحیح صورت حال، علوم کر کے اصل حقائق مسلمانوں تک پہنچائے جائیں، لہذا اس سلسلہ میں جب رابطہ شروع کی گئی تو جہرا لہذا اچھا خاصا مواد اور اس حلقے کے کئی ایسے حضرات مل گئے جو زید حامد کو بچپن سے اب تک جانتے ہیں اور اس کی زندگی کے انقلابات اور قلابا زئیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

چنانچہ جب ان افراد سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے نہایت ہی خلوص و اخلاص سے نہ صرف سارے حقائق اور معلومات مہیا کیں بلکہ فخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں تشریف لا کر اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ہم اس سلسلہ میں ہر جگہ جانے بلکہ زید حامد سے بات چیت کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم زید حامد کے بارہ میں وہ دلائل و براہین اور قرائن و شواہد پیش کریں... جن سے ثابت کیا جائے کہ زید حامد ہی نبوت یوسف کذاب کا... نعوذ باللہ... صحابی، خلیفہ اول، اس کے عتقاد و نظریات کا علمبردار اور اس کی فکر و فلسفہ کا داعی و مناد ہے... ضروری علوم ہوتا ہے کہ اپنا وہ مضمون اور تحریر بھی یہاں نقل کر دی جائے جو زید حامد کے فتنہ سے آگاہی کا سبب اور ذریعہ بنی اور یا اس لئے بھی ضروری علوم ہوتا ہے کہ جن حضرات نے یہ تحریر نہیں پڑھی یا ابھی تک ان کی نگاہ سے نہیں گزری، ان کے دل و دماغ میں برقی شدت سے یہ خیال آ رہا ہو گا کہ آخروہ کون سا مضمون اور تحریر ہے؟ جس کے ذریعہ اس نام نہاد ”مرد مجاہد“ یا ”مسلمانوں، اسلام و طالبان کے ترہان“ کے خفیہ پروگرام اور زیر زمین منصوبے کو چیلنج کیا گیا؟ یا اس کی روئے باطلیت کو چاک کیا گیا ہے؟ سچے سچے پہلے وہ تحریر پڑھئے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“

(۱) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عجل عبادہ الرحمن (۲) صغیر علی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الہی سے اطلاع یا مرقعات تک پیش آنے والے حالات و واقعات کی امت کو اطلاع دی ہے اور انہیں ممکنہ خطرات و اندیشوں سے آگاہ فرمادیا ہے۔ اسی طرح قرب قیامت میں جو جو فتنے ظہور پذیر ہوں گے یا جن جن طریقوں سے امت کو گمراہ کیا جاسکتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشگی اطلاع دے کر امت کو ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اہل علم اور علماء جانتے ہیں کہ احادیث کی تمام متداول و مرفوع کتب میں حضرات محدثین نے ”ابواب الفتن“ یا ”کتاب الفتن“ کا عنوان قائم کر کے ایسی تمام احادیث اور روایات کو یکجا کر دیا ہے۔

یوں تو قرب قیامت میں بہت سے فتنے اٹھیں گے، مگر ان میں سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا، جو انسانیت کو اپنی شیعہ جازیوں سے گمراہ کرے گا۔

دجال اکبر تو ایک ہوگا، جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر مقام ”قُدّ“ میں قتل کریں گے، مگر ایسا لگتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے دجال پیدا ہوں گے، جو امت کو گمراہ کرنے میں دجال اکبر کی نمائندگی کی خدمت انجام دیں گے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ وہ ایسے ایمان کش راہزنوں اور دجالوں سے ہوشیار رہے، کیونکہ قرب قیامت میں شیاطین انسانوں کی شکل میں آکر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ اس کامیابی سے اپنی تحریک کو اٹھائیں گے کہ کسی کو ان کے شیطان، دجال یا جھوٹے ہونے کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

چنانچہ علامہ علاء الدین علی قسطلی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کنز العمال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان انسان نما شیاطین کے دجل و اضلال، فتنہ پرور سازشوں اور دجالی طریقہ کار کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل فرمایا ہے کہ:

”انظروا من تتجالسون و عنمن تأخذون دينكم، فان الشياطين يتصورون في آخر الزمان في صور الرجال، فيقولون: حدثنا، واخبرنا. واذا جلستم الي رجل فاستلوه عن اسمه و اسم ابيه، وعشيرته، فتفقّدوه اذا غاب۔“

(بخاری مستدرک، ص ۲۱۴، ج ۱۰)

ترجمہ:..... ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ... تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں سے دین حاصل کر رہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل اختیار کر کے... انسانوں کو گمراہ کرنے... آئیں گے... اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچا باور کرانے کے لئے من گھڑت سندیں بیان کر کے محدثین کی طرف سے... کہیں گے: حدیث! خبر!... مجھے فلاں نے بیان کیا، مجھے فلاں نے خبر دی... وغیرہ وغیرہ۔ لہذا جب تم کسی آدمی کے پاس دین سیکھنے کے لئے بیٹھا کرو، تو اس سے اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھ لیا کرو، اس لئے کہ جب وہ غائب ہو جائے گا تو تم اس کو تلاش کرو گے۔“

قطع نظر اس روایت کی سند کے اس کا نفس مضمون صحیح ہے۔ بہر حال اس روایت میں چند اہم باتوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے، مثلاً:

۱.....مسلمانوں کو ہر امر سے غیرے اور مجہول انسان کے حلقہ درس میں نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ کسی سے علمی استفادہ کرنے سے قبل اس کی پوری تحقیق کر لینا ضروری ہے کہ یہ آدمی کون ہے؟ کیسا ہے؟ کس خاندان اور قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

۲.....اس کے ساتھ کون سے ہیں؟ کس درس گاہ سے اس نے علم حاصل کیا ہے؟

۳.....اس کا علم خود روا اور ذاتی مطالعہ کی پیداوار تو نہیں؟ کسی گمراہ، بے دین، ملحد اور مستشرق اساتذہ کا شاگرد تو نہیں؟

۴.....اس شخص کے اعمال و اخلاق کیسے ہیں؟ اس کے ذاتی اور نجی معاملات کیسے ہیں؟ کہیں یہ شعبہ جاز اور دین کے نام پر دنیا کمانے والا تو نہیں؟

۵.....اس کا سلسلہ سند کیا ہے؟ یہ جہونا اور کار تو نہیں؟ یہ جہوٹی اور من گھڑت سندیں تو بیان نہیں کرتا؟ کیونکہ محض سندیں نقل کرنے اور ”اخبسونا“ و ”حشدنا“ کہنے سے کوئی آدمی صحیح عالم ربانی نہیں کہلا سکتا، اس لئے کہ بعض اوقات مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے کافر و ملحد بھی اس طرح کی اصطلاحات استعمال کیا کرتے ہیں۔

لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر مقرر و مدرس، واعظ یا ”وسیع معلومات“ رکھنے والے ”اسکالر“ و ڈاکٹر کی بات پر کان نہ دھریں، بلکہ اس کے بارہ میں پہلے مکمل تحقیق کر لیا کریں کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اور ان کے علم و تحقیق کا حد و دائرہ کیا ہے؟ کہیں یہ منکر حدیث، منکر دین، منکر صحابہ، منکر معجزات، بدعتی نبوت یا ان کلیہ چاروں کو نہیں؟

چنانچہ ہمارے دور میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ ریڈیو، ٹی وی یا عام اجتماعات میں ایسے لوگوں کو پذیرائی حاصل ہو جاتی ہے، جو اپنی چرب ربانی اور ”وسعت معلومات“ اور تنگ بندی کی بنا پر مجمع کو مسحور کر لیتے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کے فائل، معتقد اور عقیدت مند ہو جاتے ہیں، ان کے بیانات، دروس اور لیکچرز کا اہتمام کرتے ہیں، ان کی آڈیو، ویڈیو کیسٹیں، سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز بنا بنا کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے دینوں کا حلقہ بڑھ جاتا ہے اور ان کی شہرت آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہے تو وہ کھل کر اپنے کفر و ضلال اور باطل و گمراہ کن عتقاد و نظریات کا پرچار شروع کر دیتے ہیں، جب عقدہ کھلتا ہے کہ یہ تو بے دین، ملحد، بلکہ زندیق اور دھریہ تھا اور ہم نے اس کے باطل و گمراہ کن عتقاد و نظریات کی اشاعت و ترویج میں

اس کا ساتھ دیا اور جتنا لوگ اس کے دام ترویر میں پھنس کر گمراہ ہوئے یا آئندہ ہوں گے، افسوس! کہ ان کے گمراہ کرنے میں ہمارا مال و دولت اور محنت و مساعی استعمال ہوئی ہیں۔

اس روایت میں یہی بتلایا گیا ہے کہ بعد کے بچپتاوے سے بہتر ہے کہ پہلے اس کی مکمل تحقیق کر لی جائے کہ ہم جس شخص سے علم اور دین سیکھ رہے ہیں، یہ انسان ہے یا شیطان؟ مسلمان ہے یا ملحد؟ مومن ہے یا مرتد؟ تاکہ خود بھی اور دوسرے بھی ایسے شیاطین و ملحدین کی گمراہی اور گمراہ کن دعوت سے بچ سکیں۔

حال ہی کی بات ہے کہ متعدد احباب نے پوچھا کہ زید حامد نام کا ایک اسکالر آج کل ٹی وی پر آ رہا ہے، جس کی براسٹکس ڈاٹ کام (brasstacks.com) کے نام سے ایک ویب سائٹ ہے، جس میں اس کا مکمل تعارف اور اس کی تقاریر موجود ہیں، اسی ویب سائٹ میں بتلایا گیا ہے کہ یہ شخص جہاد افغانسان میں بھی شریک رہا ہے۔ چونکہ آج کل وہ کھل کر امریکا اور یہودیوں کے خلاف بولتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس جھوٹی گئی معلومات کا ذخیرہ ہے اور وہ نہایت ہی چرب لسان ہے، لہذا لوگ دھڑا دھڑا اس کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ بتلایا جائے کہ یہ شخص کون ہے؟ اور اس کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟ اس پر جب ہم نے اپنے طور پر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص ملعون یوسف کذاب... جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کو گرفتار کر کے حوالہ زندان کیا تھا اور جیل ہی کے اندر ایک عاشق رسول نے اس کا کام تمام کیا تھا... کا خلیفہ اول ہے اور اس کا اصل نام زید زمان ہے۔

چنانچہ روزنامہ خبریں لاہور کی خبر ملاحظہ ہو:

”ملتان (اسٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف... جو

توہین رسالت کے الزام میں گزشتہ ۸ ماہ سے جیل میں بند ہے... نے اپنی غیر

موجودگی میں برٹکس کمپنی اسلام آباد کے منیجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا ہے اور

تمام جیلیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں۔ زید

زمان کو اس سے قبل ۲۸/فروری کو کذاب یوسف کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی

کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۰۰ افراد

کی موجودگی میں کذاب یوسف نے اسے (اپنا) صحابی قرار دیتے ہوئے (نمودا بند) حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے زید زمان کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی، جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ میں سرگرم ہے اور عدالت میں ہر تاریخ پر موجود ہوتا ہے۔ کذاب یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اڈیالہ جیل میں اس نے عبادت ترک کر دی ہیں اور آج کل خط و کتابت کے ذریعے روٹھے مریدوں کو منانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔“ (روزنامہ خبریں، لاہور ۸/ نومبر ۱۹۹۷ء)

چنانچہ جب یوسف کذاب جیل میں قتل ہو گیا، تو زید زمان از خود پس منظر میں چلا گیا، اور اپنے آپ کو منظر عام پر لانے کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرنے لگا، ایک عرصہ بعد جب عام لوگوں کے ذہن سے یوسف کذاب کا قنبہ اوجھل ہو گیا اور لوگ یوسف کذاب اور اس کے چیلے زید زمان کی دینی اور مذہبی حیثیت سے قریب قریب نا آشنا ہو گئے، تو اس نے اپنے باپ کے نام کے پہلے جز کے بجائے دوسرے جز کو اپنے نام سے لایا اور زید زمان کی جگہ زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو متعارف کرائے اور منوانے کا ناپاک مشغول ہو کر دیا، اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس ملعون کا تعاقب کریں اور اس کے دام ترویج میں نہ آئیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کے متعلق بتائیں تاکہ امت مسلمہ کا دین و ایمان محفوظ رہ سکے۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کو اس بات کا بھی بطور خاص اہتمام کرنا چاہئے کہ مستند علماء اور اکابر اہل حق کے علاوہ کسی عام آدمی کو درس و تدریس کی مسند پر نہ بیٹھنے دیں اور نہ ہی اس کے حلقہ درس میں بیٹھیں، کیونکہ جتہ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ:

”وانما حق العوام ان یؤمنوا ویسلموا ویشتغلوا بعبادتهم ومعایشهم
وینسركوا العلم للعلماء، فالعامی لو یزنی ویسرق كان خیراً له من ان یتكلم فی
العلم، فانه من تكلم فی اللہ وفی دینہ من غیر اتقان العلم وقع فی الکفر من حیث

لایندری کمن یر کب لجة البحر وهو لا يعرف السباحة۔“

ترجمہ:۔۔۔ ”یعنی عوام کا فرض ہے کہ ایمان اور اسلام لاکر اپنی عبادتوں اور روزگار میں مشغول رہیں، علم کی باتوں میں مداخلت نہ کریں۔ اس کو علماء کے حوالے کر دیں۔ عامی شخص کا علمی سلسلہ میں جت کرنا زنا اور چوری سے بھی زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص دینی علوم میں بسیرت اور پختگی نہیں رکھتا وہ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے مسائل میں بحث کرتا ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ ایسی رائے قائم کرے جو کفر ہو اور اس کو اس کا احساس بھی نہ ہو کہ جو اس نے سمجھا ہے وہ کفر ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو تیرا نہ جانتا ہوا اور سمندر میں کود پڑے۔“

(احیاء العلوم، ص: ۳۶، ج: ۳)

اللہ غیر مستند حضرات دین و مذہب میں دخل نہ دیں اور نہ ہی درس قرآن کی مسندوں پر بیٹنے کی کوشش کریں، آج کل یہ فتنہ قریب قریب عام ہو رہا ہے کہ ہر جاہل و نامی شخص اردو کتب اور ترجمہ کی مدد سے درس قرآن دینے لگا ہے، جبکہ یہ بہت ہی خطرناک ہے۔

اس سے دینی و مذہبی اور علمی اعتبار سے نوجوان نسل بہت ہی اضطراب کا شکار ہو رہی ہے کیونکہ وہ دین و مذہب کے بارے میں علماء سے کچھ سنتے ہیں تو جدید اسکالروں سے کچھ اور، لہذا وہ اس کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ سچ کیا ہے اور غلط کیا؟

اس لئے ضروری ہے کہ ارباب علم و عمل جلد ایسے مستند مدرسین، واعظین اور مقررین کا انتظام کریں جو ہر اعتبار سے لائق اعتماد ہوں، تاکہ نئی نسل کی ذہن سازی ہو، اور وہ ان جہالت کے عالم برداروں کی گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلق خلیفہ مہرنا محمد و آلہ و اصحابہ (رحمہم)

(ملانامہ بیات محرم الحرام ۱۴۳۶ھ مطابق جنوری ۲۰۱۵ء)

قدرت الہیہ کا اصول ہے کہ ہر شے میں کوئی نہ کوئی خیر کا پہلو نکل آتا ہے، چنانچہ ہماری اس مختصر سی تحریر کی اشاعت کے بعد اگرچہ اپنے ہی حلقہ کے کچھ حضرات کو اضطراب اور بے چینی ہوئی اور راقم کو ان کی تیز و تند تنقید کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس کی برکت سے ایک فتنہ اور فتنہ پروری کی سازش بے نقاب ہو گئی اور مستقبل میں اس کے خطرناک اور تباہ کن نقصانات کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کا موقع مل گیا، خدا کرے کہ ہماری یہ ادنیٰ سی کوشش مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت و میانہ کا اور زید زمان کی ہدایت و توبہ کا ذریعہ ثابت ہو۔

جناب زید حامد اور اس سے اخلاص رکھنے والے مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مجھے تو زید حامد سے کوئی ذاتی پرغاش ہے اور نہ ہی میرا اس سے کوئی جائیداد یا خاندان کا جھگڑا ہے۔ جی بات یہ ہے کہ میرا آج تک اس سے آتنا سامنا بھی نہیں ہوا، اس لئے اگر وہ آج اپنے ان عقائد و نظریات سے توبہ کر لے یا کذاب یوسف علی پر دو حرف بھیج دے تو میں اس کو گلے لگانے کو تیار ہوں اور اپنی اس حجریرے سے کھلے دل سے رجوع کا اعلان کروں گا، تاہم جب تک وہ یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے منسلک ہے یا اس سے برأت کا اعلان نہیں کرتا، وہ جنسور صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی اور خدا کے بچے مسلمان کے لئے مائل برداشت ہے، اس لئے ناممکن ہے کہ کوئی مسلمان اس کو اپنا یا مسلمانوں کا نمائندہ اور ترجمان باور کرے۔

الغرض "ہادی" جملہ مات اور تحقیق کے اعتبار سے زید حامد یوسف کذاب کا خلیفہ اول، اس کا جانشین، اس کا صحابی، اس کے عقائد و نظریات کا داعی، ملبردار اور اس کی فکر و فلسفہ کا پرچارک ہے، اور وہ آج بھی انہیں خطوط پر کا مزن ہے جن پر مدعی نبوت یوسف کذاب اسے چھوڑ کر گیا تھا، فرق صرف یہ ہے کہ یوسف کذاب کی زندگی میں وہ کھل کر اس کا حامی تھا، اب جب اس نے دیکھ لیا کہ حالات سازگاری نہیں ہیں، تو اس نے باطلوں کی طرح اپنے عزائم و منصوبوں کی تکمیل کے لئے اپنی حجریرے کو زیر زمین کر دیا ہے، اور اس نے اپنی حکمت عملی کسی قدر تبدیل کر لی ہے۔

لہذا زید حامد کا یہ کہنا کہ میں کسی یوسف کذاب کو نہیں جانتا یا اس سے میرا کوئی تعلق نہیں "غدر گناہ بدتر از گناہ" کے مترادف ہے، ہاں اگر وہ یہ کہتا کہ میرا اس سے تعلق تھا، پھر اب میں نے اس کے عقائد و نظریات سے توبہ کر لی ہے، پھر اپنی توبہ کے ثبوت کے طور پر توبہ نامہ اور توبہ کے گواہ پیش کر دیتا، تو کسی کو کیا حق پہنچ سکتا تھا کہ وہ کسی توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول نہ کرتا؟

بہر حال ذیل میں ہم زید حامد کا تعارف، اس کے یوسف کذاب سے تعلق، اس کی صحابیت، اس کی خلافت، اس کی زندگی کے انقلابات اور انقلابیوں کی مختصر روئیداد عرض کرنا چاہیں گے، لیجئے پڑھئے اور سمجھئے:

۱..... زید حامد کے زمانہ طالب علمی کے اور شروع کے دوستوں کا کہنا ہے کہ زید حامد کا مکمل نام زید زمان حامد ہے، اس کا شناختی کارڈ نمبر یہ ہے: 3740510713477، اس کا باپ فوج کاربنائزڈ کرنل تھا، اس کا نام زمان حامد تھا، ۱۳۔ بی باک ۶، پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی کے علاقہ نرسری میں چالیس رہائش گاہ اور شاہراہ فیصل کے بیچ میں واقع کھائے سی والی گلی میں پیچھے اس کی رہائش تھی، ۱۹۸۰ء میں حبیب پبلک اسکول سے میٹرک کی، اسکول کی تعلیم کی تکمیل کے بعد اس نے کالج میں داخلہ لیا، کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے ۱۹۸۳ء میں این ای ڈی یونیورسٹی میں داخلہ لیا، این ای ڈی سے اس

نے بی ای کی ڈگری حاصل کی، اس کے علاوہ اس نے پوسٹ گریجویشن، ایم ایس اور پی ایچ ڈی وغیرہ نہیں کی، اور نہ ہی وہ درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہا ہے لہذا اسے ڈاکٹریا پر ویسرو غیرہ کہنا اور لکھنا غلط ہے جس زمانہ میں وہ این ای ڈی میں داخل ہوا، ایک ماڈرن نوجوان تھا، لیکن بہت جلد ہی اس کا اسلامی جمعیت طلباء کے ساتھ تعلق ہو گیا اور اسلامی جمعیت طلباء کے سرگرم کارکنوں میں سے شمار ہونے لگا، زید حامد جمعیت کے دوسرے کارکنوں کے مقابلہ میں نسبتاً لمبی داڑھی، سر پر پتھول پہنے، سبز افغان جیکٹ کا شکوٹ زیب تن کئے دکھائی دیتا تھا، زید زمان شروع سے غیر معمولی ذہین و ذکی تھا، ان دنوں چونکہ جہاد افغانستان کا دور تھا، اس لئے تحریکی ذہن کا یہ نوجوان بھی عملی طور پر جہاد افغانستان کے ساتھ منسلک ہو گیا اور بڑھتے بڑھتے اس کا جہاد افغانستان کے بڑے لوگوں جلال الدین حقانی، حکمت یار اور احمد شاہ مسعود سے، تعلق ہو گیا اور عملی جہاد اور گوریلا جنگ کے تجربات کا حامل قرار پایا، اردو اس کی مادری اور انگلش اس کی تعلیمی زبان تھی جبکہ پشتو اور فارسی اس نے افغانستان میں رہ کر سیکھی تھی، اس لئے وہ اردو، انگلش، پشتو اور فارسی بے تکلف بولنے لگا۔ اسی دوران اس کو جلال الدین حقانی، حکمت یار اور احمد شاہ مسعود سے نہ صرف قریب حاصل ہو گیا بلکہ حکمت یار اور ربانی کے پاکستانی دوروں کے موقع پر وہ ان کا ترجمان ہوتا تھا، اسی طرح دوسرے جہادی اور تحریکی راہنماؤں سے بھی اس کے قریبی مراسم ہو گئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد یہ برکس نامی ایک سیکورٹی کمپنی کا منیجر بن کر ۱۹۹۴ء میں کراچی سے راولپنڈی چلا گیا، پھر کچھ عرصہ بعد اس نے برکس کمپنی چھوڑ کر برکس ٹیکس کے نام سے اپنی کمپنی بنائی اور اسی کے نام سے ویب سائٹ بھی ترتیب دی، آج کل اس کی تمام سرگرمیاں اسی کمپنی اور ویب سائٹ کی مرہون منت ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق زید حامد اس وقت: مکان نمبر 777، عمارت شہید روڈ، چکالہ اسکیم III، راولپنڈی میں رہائش پذیر ہے جبکہ اس کے شناختی کارڈ کی کاپی کے اعتبار سے اس کا پتہ یہ ہے: مکان نمبر A-9 سڑک 2، چکالہ 2، راولپنڈی۔

۴..... جناب سعد مومن صاحب بھی اسلامی جمعیت طلباء کے گہم کارکن تھے، ان کا کہنا ہے کہ زید زمان سے میرا تعارف یوسف علی کے خاص مقرب رضوان طیب نے کرایا، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب افغان جہاد کے آخری دن چل رہے تھے، اور طالبان کا بل کو فتح کر کے حکومت بنانے کی پوزیشن میں آ گئے تھے، کراچی کے کچھ لوگ تیار ہو کر افغان جہاد میں حصہ لینے جا رہے تھے، جب طالبان حکومت بنی تو کچھ لوگوں نے سوچا کہ کیوں نہ پاکستان میں طالبان طرز کی خلافت قائم کی جائے، مذہبی سوچ رکھنے والوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے یہی کہنا کافی تھا، رضوان طیب کے اسلامک سینٹر کے پابلیک فارم پر زید زمان سے ملاقات ہوئی، پھر یہ دونوں... زید زمان اور رضوان طیب... مسلم ایڈ کے لئے کام کرنے لگے اور میں بھی ان کے ساتھ کام کرنے لگا، مسلم ایڈ کا کارڈ آج بھی میرے پاس موجود ہے، میں ان کے ساتھ فنڈ اکٹھا کرتا تھا، ہم نے افغان جہاد کے حوالے سے ایک مووی قصص الجہاد کے نام سے تیار کی تھی، زید زمان اس کا ڈائریکٹر

تھا، اس ہی ڈی کی سیل اور فروخت کی ذمہ داری میری تھی، اس کے بعد زید زمان کی ملاقات یوسف کذاب سے ہوئی اور وہ اس کو کراچی لے آیا، رضوان طیب، اسمیل احمد اور عبدالواحد کراچی میں ان کے شروع کے ساتھیوں میں سے تھے، ان لوگوں نے خلافت کا آسرا دے کر کراچی سے ایک تحریک کا آغاز کیا اور اسلامی جمعیت طلباء اور جماعت اسلامی کے لوگوں کو مارگٹ بنایا، ہر آدمی کو اس کے رجحان کے حساب سے گھیرنے کی حکمت عملی وضع کی گئی، اگر کوئی جہاد سے متاثر تھا تو اس کے حوالے سے اور اگر کوئی تصوف یا کسی دوسری فکر سے وابستہ تھا تو اس لائن سے اس کو قریب لانے کے لئے اس فکر کے قسیدے پڑھے گئے، یوں کل کا مجاہد زید زمان ایک صوفی اور ذکر کی لائن کا آدمی بن کر ابھرا اور اس کو یوسف کذاب کا اتنا قریب حاصل ہوا کہ وہ غوثیہ لٹراس کا صحابی اور خلیفہ اول قرار پایا۔

۳..... یوسف کذاب کے مقرب خاص اور زید حامد کے دوست رضوان طیب کے بھائی منصور طیب کا فرمانا ہے کہ: میں زید حامد کو اس وقت سے جانتا ہوں جب اس کا یوسف علی سے تعلق نہیں تھا، زید حامد ۸۹، ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں بہت سرگرم تھا، ۱۹۸۹ء میں اس نے ایک تصویری نمائش کا اہتمام کیا اور اس کے لئے ایک ویڈیو فلم بھی تیار کی، اس نمائش کا اہتمام سوسائٹی کے علاقے میں مختلف مقامات پر کیا گیا، اس زمانہ میں یہ مختلف جہادی راہنماؤں کے ترجمان کی صورت میں نظر آتا تھا، ہم اس کی شخصیت سے بہت متاثر تھے، اور یہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑا جہادی راہنما سمجھتا تھا، اس زمانہ میں اس نے افغان جہاد کے حوالے سے ایک ویڈیو فلم قصص الجہاد بھی تیار کی ۱۹۹۳ء میں جہاد افغان ختم ہو گیا، تو یہ وہ دور تھا کہ اس نے تمام مجاہد راہنماؤں کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ ۱۹۹۳ء میں زید حامد لاہور سے اپنے ساتھ یوسف کذاب کو لے آیا اور اس کو سوسائٹی کے علاقے کے تحریکی ساتھیوں سے متعارف کرایا اور کہا کہ یہ ایک بزرگ ہے جو صرف ذکر کی بات کرتا ہے، اگر کوئی سوا لاکھ روپے کا ورد کرے گا تو اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور دیدار ہوگا، میرے بڑے بھائی رضوان طیب یوسف علی سے منسلک ہو گئے اور ان کے خاص مقربین میں شامل ہو گئے، اس وجہ سے یوسف علی اور زید حامد میرے گھر آتے تھے زید زمان جس کا پہلے سے ہمارے گھر آتا جاتا تھا، یوسف علی کو ہمارے گھر لے آیا، اس زمانہ میں اسلامی جمعیت اور جماعت اسلامی سے متاثر تین درجن سے زائد افراد اس سے متاثر ہوئے، میرے بھائی تو اس حد تک متاثر ہوئے کہ انہوں نے ہماری دکان کا ایک حصہ بیچا اور یوسف کذاب کو ایک گاڑی خرید کر دی اور لاکھوں روپے نقد دیئے، زید حامد یوسف کذاب کا مقرب اول تھا اس لئے بیسوں کی وصولی وہ کرتا تھا، میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ زید زمان نے خود اپنی جیب سے ایک ہزار روپے بھی نہیں دیئے ہوں گے، زید حامد نے مجھے یوسف کذاب کے نظریات پر مبنی پمفلٹ دیئے اور مختلف مساجد کے باہر تقسیم کرنے کو کہا، لہذا اس کا یہ کہنا کہ میں کسی یوسف علی کو نہیں جانتا محض جھوٹ اور فریب ہے۔

۳..... اس سب سے قطع نظر ہم زید حامد سے پوچھنا چاہیں گے کہ اگر ان کا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں تھا تو وہ یہ تو وہ یہ تلامذہ پسند فرمادیں گے کہ یوسف کذاب کے خلاف لکھی گئی کتابوں: ”کذاب“ تالیف: میاں غفار اور ”فتنہ یوسف کذاب“ تالیف: ارشد قریشی میں ان کا یوسف علی کذاب کے مقدمہ میں بار بار تذکرہ کیوں آیا ہے؟ کیا وہ اس کا انکار کر سکتے ہیں کہ ”فتنہ یوسف کذاب“ کے بیس مقامات پر بایں الفاظ ان کا تذکرہ موجود ہے، ملاحظہ ہو:

۱..... ”ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد

صحابہ کرام محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں... اس نے... کراچی کے ایک صاحب زید زمان کو مجاہد کا

لقب دیا۔“ (ص: ۳۰)

۲..... ”ملعون“ نے اپنے انتہائی اہم مقررین کو لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع اپنی

پراسٹیشن قیام گاہ میں طلب کر لیا، جن میں راولپنڈی سے زید زمان کے علاوہ کراچی سے سہیل

نامی ایک شخص بھی شامل ہے۔“ (ص: ۳۳)

۳..... ”یوسف علی نے مذکورہ تر دید جاری کرنے سے قبل سہیل اور زید زمان کے ذریعے

ملک بھر کے تمام مریدوں سے ٹیلیفونک رابطے کئے۔“ (ص: ۳۳)

۴..... ”اطلاعات کے مطابق ان مریدوں کے لاہور پہنچنے سے قبل ہی وہاں زید زمان

نامی ملعون کا ایک مرید پہلے موجود تھا۔“ (ص: ۵۱)

۵..... ”اطلاعات کے مطابق ایسے کسی بھی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید

زمان کو سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈر کی

شہرت رکھتا ہے۔“ (ص: ۵۱)

۶..... ”اس سلسلہ میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے پچھلے سفارت خانوں سے بھی

رابطہ کیا ہے۔“ (ص: ۵۱)

۷..... ”کراچی کا خلیفہ سہیل، راولپنڈی کا زید زمان... تھا۔“ (ص: ۷۳)

۸..... ”پھر اسی محفل میں میں نے دو افراد عبد الواحد اور زید زمان کا بطور خانی تعارف

کرا دیا۔“ (ص: ۷۷)

۹..... ”ابو الحسنین یوسف علی نے ۱۲ سال قبل ایک نام نہاد فرضی ورلڈ اسمبلی بنائی جس کا

نام ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی ہے، ۲۸/ فروری ۱۹۹۷ء کو لاہور میں اس کا اجلاس ہوا، جس میں

کذاب نے ۱۰۰ صحابہ کرام کی موجودگی کی بات کی اس اجلاس میں کراچی سے عبدالواحد محمد علی ابوبکر، سید زمان ... نے شرکت کی۔“ (ص: ۱۱۰)

۱۰..... ”ورلڈ اسمبلی کے دعوت نامہ میں بھی مذکور ہوا کہ افراد کے نام ہیں۔“ (ص: ۱۱۱)

۱۱..... ”یوسف کذاب کی اہلیہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بعض کانڈا تھیل میں پھنچائے ہیں، جو اس نے اپنے خاص آدمیوں زید زمان اور سہیل کے حوالے کر دیئے، گزشتہ روز یہ افراد وہ دستاویزات لے کر امریکی توصلیت گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود رہے۔“ (ص: ۱۱۲)

۱۲..... ”یوسف علی کو ملک سے فرار کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس منصوبہ کو علی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کے سپرد کی جائے گی، جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈر کی تربیت رکھتا ہے، اس سلسلہ میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا۔“ (ص: ۳۰۶)

۱۳..... ”یوسف کذاب کے گھر اور اہل خانہ کی حفاظت کی ذمہ داری برکس کو دے دی گئی، فرم کے افسر زید زمان کو جہاز نے بی بی نے اپنا خلیفہ مقرر کر رکھا ہے۔“ (ص: ۳۱۳)

۱۴..... ”یوسف کذاب کے گھر اور اہل خانہ کی سیکورٹی کی تمام ذمہ داری لاہور راولپنڈی اور کراچی کی ایک مشہور سیکورٹی فرم برکس کو دے دی گئی ہے۔ اس فرم کے ایک آفیسر زید زمان کو یوسف نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا خلیفہ بھی مقرر رکھا ہے اور وہ ابھی تک اس جہاز نے بی بی کے حصار میں ہے۔“ (ص: ۳۱۴)

۱۵..... ”حاضرین محفل میں سے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کو اسٹیج پر بلا کر ان کا تعارف صحابی رسول کے طور پر کرایا۔“ (ص: ۳۲۵)

۱۶..... ”ملعون نے اپنے تمام مریدوں سے زید زمان اور سہیل احمد خان کے توسط سے رابطے کئے ہیں۔“ (ص: ۳۲۳)

۱۷..... ”کراچی کے سہیل احمد خان اور پشاور... پشاور سہو کا تب ہے ورنہ وہ راولپنڈی کا خلیفہ تھا، مقل... کے زید زمان نے انسانی حقوق کی تنظیموں اور سفارت خانوں سے رابطے کئے۔“ (ص: ۳۷۰)

۱۸..... ”مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا... کہ زید زمان نامی کوئی لڑکا چند افراد کے

ساتھ میرے پاس آیا اور بتایا کہ بعض افراد اور جرّیک تحفظِ شتمِ نبوت کے بعض اکابرین ایک صحیح
العقیدہ مسلمان اور رسول کریم کے شیدائی کو کافر قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کروا چکے
ہیں.....“ (ص: ۳۹۰)

۱۹:.....”کذاب یوسف نے برکس کمپنی کے منیجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا۔“

(ص: ۴۰۳)

۲۰:.....”یوسف کذاب... نے اپنی غیر موجودگی میں برکس کمپنی اسلام آباد

کے منیجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا ہے اور تمام چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید

زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں، زید زمان کو اس سے قبل ۲۸/فروری کو کذاب

یوسف کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں

خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۱۰۰ افراد کی موجودگی میں کذاب نے اسے صحابی قرار

دیتے ہوئے... نعوذ باللہ... حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ تم نے

زید زمان کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی،

جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار

پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و

آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ

میں سرگرم ہے اور عدالت میں برتا رہتا ہے کہ وہ موجود ہوتا ہے۔“ (ص: ۴۲۵)

الغرض کیا ان کا یوسف کذاب کو بچانے، اس کے مقدمہ کی پیروی، اس کی حفاظت، اس کو بیرون ملک فرار کرنے
اور امریکی کونسل خانہ تک اپروچ کرنے اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ کرنے وغیرہ مختلف حوالوں سے ان کا نام
نمایاں طور پر نہیں لیا گیا؟ اگر ان کا اس ملعون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا تو یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا؟ کیا انہوں نے کبھی
اس سے اپنی برأت کا اظہار کیا؟ یا کر سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔

اسی طرح نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کی کہانی پر مشتمل کتاب ”کذاب“ میں بھی بیس مقالات پر
مختلف عنوانات اور خدمات کے ذیل میں بائیں الفاظ ان کا تذکرہ ملتا ہے، پڑھئے اور سر دھیمیئے:

۱:..... ”اس جلسے میں کذاب کا چیلہ زید زمان جسے کذاب نے ”صحابی“ قرار دیا تھا،

(ص: ۴۳)

ایلیچ پر براہمان تھا۔“

۲..... ”کذاب کو کم از کم اپنے ان دو صحابیوں“ عبدالواحد اور زید زمان ہی کو اپنی صفائی میں عدالت میں لانا چاہئے تھا۔“ (ص: ۲۵)

۳..... ”اپنی تقریر کے دوران اپنے دو چیلوں عبدالواحد خان اور زید زمان کو ”صحابی“ کی حیثیت سے متعارف کروایا وہ دونوں اس محفل میں موجود تھے۔“ (ص: ۵۰)

۴..... ”سب سے پہلے وابستہ اور وارفتہ ہونے والے سید زید زمان ہی تھے، آئیں سید زید زمان۔“ (ص: ۵۳)

۵..... ”کراچی سے عبدالواحد، محمد علی ابوبکر، سید زید زمان، سروش، ونیم، امجد، رضوان، کاشف، عارف اور انگریز بنان اور شاپد نے شرکت کی۔“ (ص: ۶۳)

۶..... ”راولپنڈی کا خلیفہ زید زمان، پشاور کا خلیفہ سابق ایئر کوڈ اور انگریز بنان تھا۔“ (ص: ۹۱)

۷..... ”اس دوران اس کے خاص کارندے زید زمان جو راولپنڈی میں بنگس نامی ایک سیکورٹی کی فرم میں آفیسر ہے، نے کذاب یوسف کے گھر پر سیکورٹی کا عملہ تعینات کر دیا۔“ (ص: ۹۴)

۸..... ”پھر اسی محفل میں، میں نے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کا بطور صحابی تعارف کروایا۔“ (ص: ۹۵)

۹..... ”حتیٰ کہ عبدالواحد خان اور زید زمان بھی گواہی کے لئے نہ آئے جنہیں اس نے یتیم خانہ لاہور، بیت الرضا میں نعوذ باللہ خلفائے راشدین کا درجہ دیا تھا۔“ (ص: ۱۲۵)

۱۰..... ”اس نے دو افراد زید زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا۔“ (ص: ۱۵۵)

۱۱..... ”اس... یوسف علی... نے دو افراد جن کے نام زید زمان اور عبدالواحد تھے کو آگے بلایا اور ان کا تعارف صحابی رسول کی حیثیت سے کرایا۔“ (ص: ۱۷۹)

۱۲..... ”میں نے اچانک میں شرکت کی تھی جہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ تیار کی گئی تھی... ملزم یوسف نے عبدالواحد اور زید زمان کا اپنے صحابیوں کی حیثیت سے تعارف کرایا۔“ (ص: ۱۸۷)

۱۳:..... ”یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے عبدالواحد اور زید زمان کو اسباب رسول کہا،

اپنے صحابی نہیں کہا۔“ (ص: ۱۹۶)

۱۴:..... ”پھر دوران تقریر یوسف علی ملزم نے دو اشخاص کو جن کے تعارف زید زمان اور

عبدالواحد کرائے، ان کو بطور صحابی پیش کیا۔“ (ص: ۲۱۱)

۱۵:..... ”حافظ ممتاز مذکورہ اجتماع میں موجود تھے... جس میں تم نے اپنے دو مریدوں

زید زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا۔“ (ص: ۲۳۰)

۱۶:..... ”کیا یہ درست ہے کہ... تم نے عبدالواحد اور زید زمان کو اپنے صحابی کی حیثیت

سے متعارف کرایا اور ان دونوں افراد نے کسی حد تک خود بھی تقریریں کیں؟“ (ص: ۲۳۸)

۱۷:..... ”میں نے جس اجتماع میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا، وہاں بیٹھے افراد میں

سے اپنے مریدوں زید زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا۔“ (ص: ۲۹۷)

۱۸:..... ”مثال کے طور پر آڈیو کیسٹ بی، اے کا ٹرانسکرپٹ ایگزٹ بیٹ پی۔۱۰ یہ ظاہر کرتا

ہے کہ اس نے عبدالواحد اور زید زمان کے صحابی رسول ہونے کا اعلان کیا۔“ (ص: ۳۳۳)

۱۹:..... ”یہاں موجود سوا افراد اسباب رسول ہیں، اس نے عبدالواحد اور زید زمان نامی دو

افراد کا تعارف صحابی کی حیثیت سے اور اپنا عقیم اسلام کی حیثیت سے کرایا۔“ (ص: ۳۳۰)

۲۰:..... ”ملزم یوسف نے مسجد میں اپنے ایک سوتھائیوں کی موجودگی کا ذکر کیا اور اس نے

دو افراد عبدالواحد اور زید زمان کا اپنے صحابی کی حیثیت سے تعارف کرایا۔“ (ص: ۳۳۳)

خلاصہ یہ کہ کیا اس کتاب میں بھی مختلف عنوانات اور خدمات کے سلسلہ میں ان کا نام درج نہیں ہے؟ اگر جواب

اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو یہ سب کچھ بغیر کسی تعلق اور تعارف کے ہے؟

۵:..... اسی طرح کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد صاحب اس آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے مندرجات کا انکار

کر سکیں گے؟ جس میں ملعون یوسف کذاب نے لاہور کی مسجد بیت الرضا میں مام نہا اپنے سوتھائیوں کی موجودگی کا اعلان کیا،

اور ان میں سے دو خاص الٹا صحابہ اور خلفاء کا تعارف بھی کرایا، پھر اس موقع پر آپ نے اور عبدالواحد نے حق نمک ادا

کرتے ہوئے مختصر سا خطاب بھی کیا تھا۔ لیجئے اس کیسٹ کے مندرجات اور اپنی تقریر بھی ملاحظہ کیجئے:

”کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو! اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے خوش

نصیب صاحبان ایمان۔ حضور سیدنا محمد رسول اللہ سے وابستہ ہونے والو! ان پر وارفتہ ہونے والو!

ان پر تن من دھن ثار کرنے والو! صاحبان نصیب انسانو! آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی اس محفل میں القرآن بھی موجود ہے، قرآن بھی موجود ہے، پارے بھی موجود ہیں، آیات بھی موجود ہیں، آپ میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ایک آیت ہے، کچھ خوش نصیب اپنی اپنی جگہ ایک پارہ ہیں، جن کو اپنے پارے کا احساس ہے، ان کو قرآن کی پہچان ہے، اور جن کو قرآن کی پہچان ہے ان کو قرآن کی پہچان ہے، آج نور کی کرنیں بھی نچھاور کر رہی ہیں، اور نور کے اس سفر میں جو لوگ انتہائی معراج پر پہنچ گئے ہیں، ان سے بھی آپ کا تعارف کروانا ہے، آج کم از کم یہاں اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ موجود ہیں، ۱۰۰ اولیاء اللہ موجود ہیں، ہر عمر کے لوگ موجود ہیں۔

بھئی صحابی وہی ہوتا ہے، جس نے صحبت رسول میں ایمان کے ساتھ وقت گزارا ہو اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسول اللہ میں ماں اور اگر ہیں تو ان کے صاحب بھی ساتھ ہیں، اس صاحب کے جو منہ حب ہیں وہی تو صحابی ہیں۔

ان صحابہ کے ذریعے کائنات میں ربط لگا ہوا ہے ان کے صدقے کائنات میں رزق تقسیم ہو رہا ہے، ان کے صدقے بٹاوی بیاہ ہو رہے ہیں، ان کے صدقے پانی مل رہا ہے، ان کے صدقے ہوا چل رہی ہے، ان کے صدقے چاند کی چاندنی ہے، ان کے صدقے سورج کی روشنی ہے، یہ نہ ہوں تو اللہ بھی قسم اٹھاتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ یہ جو سانس آ رہا ہے یہ بھی ان کے صدقے ہے۔ یہ ہیں وہ صحابہ، ان کا آپ کو علم ہے کہ دنیا کے کتنے بڑے ولی کیوں نہ ہوں، لاکھوں کروڑوں ان کے مرید کیوں نہ ہوں، ان صحابہ کے کھڑے، الفاظ یہ ہیں: خدا کی قسم! ان کی سواری کے پیچھے جو گرواڑتی ہے، اس کے برابر بھی وہ بھی، وہ ولی نہیں ہو سکتا، جس کے لاکھوں کروڑوں مرید ہیں، کیوں وہ پیر ولی ہیں، اللہ کو دیکھئے بغیر، یہ ہیں دیکھ کر۔

ان صحابہ میں ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے لیکن ہم صرف دو کا تعارف کروائیں گے عمر کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، حقیقت کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، ایک وہ خوش نصیب ہستی ہے، کائنات میں وہ واحد ہستی ہے نام بھی ان کا عبدالواحد ہے محمد عبدالواحد، ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ جن کا خاندان پوری کائنات میں سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا وابستہ ہے رسول اللہ سے وارفہ ہے اور محمد رسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد رسول اللہ کے ذریعے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرہ تکبیر کے ساتھ

ان کا استقبال کیجئے! اور میں ان کو کہوں گا، کچھ نہیں کہیں؟ بسم اللہ!

لَا تُهَوِّ بِاللَّهِ مِنْ لَدُنْهِ نَاكَ لِرَجْمِ

دَمِ لَدُنْ لِرَجْمِ لِرَجْمِ!

آج سے ۲۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے، انہوں نے فرمایا تھا:

”میں کہاں اور یہ گہت گل!“

نسیم صبح یہ تیری مہربانی“

یہ شعر تو بہت پسند آیا، بگراب پتہ لگا کہ ذات حق کا کرم اور اس کی رحمت، اس کا خالص کرم کہ یہ گہت گل بھی اور نسیم تحریر بھی اور حصول بھی وہ سب اندر ہی اندر موجود ہیں، یا ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں، ایک اور ہے، بہت عرصہ پہلے علامہ اقبال نے بڑے تڑپ کے ساتھ ایک شعر کہا تھا:

”کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزار عجز سے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں“

مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں، علامہ اقبال تو منتظر تھے، الحمد للہ ذات حق مل گیا، مبارک ہو۔

دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیا بت مسطیٰ عطا ہوئی تھی، اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والے سید زید زمان ہی تھے۔ آئین سید زید زمان بفرہ نگیر:

برسوں ایک سفر کی آرزو رہی، کتابوں میں پڑھا تھا چالیس، چالیس سال پچاس پچاس سال چلے گئے جاتے تھے ریا سنت اور مجاہدہ ہوتا تھا، میرے آقا سیدنا علیہ صلوٰۃ والسلام کی انتہا سے انتہائی شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر، ریا سنت کا مجاہدے کا گزارا جانا تھا تو آقا کی زیارت ہوتی تھی ایک سفر کا آغاز، ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا اور خوف یہ کہ کہاں ہم! کہاں یہ ماحول! کہاں یہ دور! کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلے کرے، کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر صرف دیدار نصیب ہو، تڑپ تو تھی کہ صرف زیارت و دیدار ایسا نصیب ہو

کہ صرف اس جہاں میں نہیں، صرف آخرت میں نہیں، صرف لاکھوں میں نہیں، تم الوری، تم الوری، تم الوری، وصل قائم رہے، تو ایک راز کچھ میں آیا کہ: ”نگاہ مردوسن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“
زید ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف،

اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی نگاہ سے کہ صدیوں کا سفر لٹھوں میں طے ہو جائے۔ نعرہ بکیر۔“
(مستقل از کیسٹ بیت الذکر لاہور و کذاب، ص: ۵۰ تا ۵۳)

۶..... اگر زید زمان المعروف زید حامد کا ملعون یوسف کذاب کے ساتھ تعلق نہیں تھا، تو اس نے مولانا محمد یوسف اسکندر کے بار بار کئے استفسار پر یہ قرار کیوں کیا کہ جی ہاں یوسف علی کے مقدمہ میں میرا بہر حال کسی قدر کردار رہا ہے؟
۷..... اگر زید زمان المعروف زید حامد کا مدعی نبوت یوسف علی کذاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ اس کو نہیں جانتا تو اس نے ۱۱/۱۳ اگست ۲۰۰۰ء کے روزنامہ ڈان میں مدعی نبوت ملعون یوسف علی کذاب کے خلاف عدالتی فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کیوں کہا کہ: ”یعدل وانصاف کا خون ہے؟“

۸..... ٹوٹل شاہ رنج کا کہنا ہے کہ: ”میں زید حامد کو گزشتہ بیس سال سے جانتا ہوں، میری سب سے پہلی ملاقات زید حامد سے ۱۹۸۹ء میں حکمت یار کے کراچی کے دورے میں ہوئی، جب وہ اس کے ترجمان تھے۔ میں اس روشن چہرے والے متحرک جوان این ای ڈی کے گرجے میں آگئے تھے، جو بیک وقت روانی سے فارسی، انگریزی، پشتو اور اردو بول سکتا تھا بہت متاثر ہوا، اس وقت یہ زید حامد نہیں بلکہ زید زمان تھا اسی زمانہ میں زید زمان نے قصص الجہاد نامی ویڈیو تیار اور تقسیم کی جس میں افغان مجاہدین اور روسی افواج کا دوہرا مقابلہ دکھایا گیا تھا یہ ویڈیو اپنی قسم میں جدا اور یکساں تھی، اس زمانہ میں زید زمان ایک محرک شخصیت تھے مگر پھر کچھ عجیب سی باتیں ہوئیں، زید زمان ایک برطانوی بیس این جی او ”مسلم ایڈ“ کے مانی اسکینڈل کا مرکزی نقطہ بنے، بعد ازاں انہوں نے حکمت یار اور تھانی سے رابطہ توڑ کر احمد شاہ مسعود کے ساتھ تعلقات استوار کر لئے اور پھر بعد میں جہاد کو یکسر فراموش کر کے ”صوفی“ بن گئے، اسی دوران جب ملعون یوسف علی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ اس سے منسلک ہو گیا اور اس کا صحابی اور خلیفہ اول قرار پایا اور کئی دفعہ اخبارات و رسائل میں اس کا نام یوسف علی کذاب کے صحابی اور خلیفہ کے نام سے چھپا۔“ (کاشف حقیقہ، روزنامہ امت کراچی) اگر زید زمان المعروف زید حامد کا مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب کے ساتھ کوئی دینی، مذہبی عقیدت و محبت، میری، مریدی یا نبوت و خلافت کا کوئی رشتہ نہیں تھا تو اس نے ملعون یوسف کذاب کی بھرپور کالت کرتے ہوئے اپنی ویب سائٹ پر بے شمار سائیکلین کے جواب میں ملعون یوسف کذاب کی صفائیاں کیوں دیں؟ اور اس کے خلاف مقدمہ کو جہوم مقدمہ کیوں کہا؟ اور یہ کیوں کہا کہ دراصل خبریں گروپ کے ضیاء شاہ اور یوسف کذاب کے درمیان جانبدار کا تنازع تھا، جس کی بنا پر اس کے خلاف سازش کی گئی تھی ورنہ

وہ تو بڑا درویش صفت اور صوفی اسکا لڑھکا؟

۹:..... زید زمان کی ویب سائٹ بر اس ٹیکس پر جا کر زید حامد سے یوسف کذاب سے متعلق سوالات کرنے والے شیعوں ساکین کا کہنا ہے کہ اگر زید زمان المعروف زید حامد کا یوسف کذاب کے ساتھ کوئی دینی اور مذہبی رشتہ نہیں تھا یا نہیں ہے تو وہ یوسف کذاب کے مخالف عقائد کے بارہ میں صاف صاف جواب کیوں نہیں دیتا اور یہ کیوں نہیں کہتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویدار دجال و کذاب اور کھدو مرتد ہے؟ اور وہ اس دجال کے عقائد سے متعلق پوچھے گئے ہر سوال کے جواب میں یہ کیوں کہتا ہے کہ اس کی کوئی بات تصوف کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے؟

۱۰:..... جو بھولے بھالے مسلمان اور مفلس و دین دار افراد زید زمان المعروف زید حامد کے دفاعی تجزیوں جہاد و مجاہدین کے حق میں اور یہود و امریکا کے خلاف بولنے اور کھلی تنقید کرنے کی بنا پر ان کو طالبان اور مسلمانوں کا نمائندہ یا ترجمان سمجھتے ہیں ان کو زید حامد کی ویب سائٹ بر اس ٹیکس پر انگریزی میں جاری کردہ رپورٹ: "What Really Happened" کا مطالعہ بھی کر لینا چاہئے، اگر کوئی شخص اس کی اس انگلش رپورٹ کو پڑھ کر سمجھ لے تو اس کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ طالبان، دین، دینی مدارس اور علماء کے بارے میں کتنا مفلس ہے؟ یا جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے شہداء اور اس قضیہ کے کرداروں کے بارے میں ان کے دئی اور قلبی کیا جذبات و احساسات ہیں؟ چنانچہ اس رپورٹ کے آغاز میں انہوں نے اپنی ۸ جولائی ۲۰۰۷ء کی تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

” (لال مسجد کے معاملے میں) حکومت کی ماموری، ستائش اور تملیل کے درمیان ایک پاگل مولوی (Psychopath Cleric) اور دہشت گردوں کا ایک گروپ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو پاکستانی دارالحکومت کے قلب میں یہ فعال بنایا ہوا ہے۔“ (رپورٹ اس طرح کے زہریلے الفاظ اور تجزیوں سے بھر ہے)۔

☆..... (لال مسجد کے علماء اور طلباء و طالبات) منکر دین، بے وفاء، فراری اور ہاش (Renegade) جنگجوؤں کا گروپ ہے جو ”تکفیری“ کہلاتے ہیں، بیان مسلمانوں پر جنگ مسلط کر دیتے ہیں جو ان کے نظریات سے اتفاق نہیں کرتے، یہ نظریاتی طور پر حکومت دشمن، بدتمی پسند، انتہائی اور شورش طلب (Anarchist) اور معروف جہادی گروہوں کے درمیان بے خانماں اور خارجی (Outcastes) لوگ ہیں۔

☆..... میرے خیال میں (سانحہ میں) ہلاک و زخمی ہونے والوں کی کل تعداد 200 سے 250 ہو سکتی ہے بشمول 75 جنگجوؤں کے، اس تعداد کو حکومت نے بھی تسلیم کیا ہے، ما

دباؤ ہمارے ہیں یہ منوانے کے لئے کہ اندر 1000 لوگ تھے یہ بے معنی اور فضول بات ہے جیسا کہ ان کے مرحوم لیڈر کہتے رہے کہ اندر 1800 لوگ ہیں یہ (Bluff) تھا۔

☆..... جی ہاں! میڈیا کو جو ہتھیار دکھائے گئے، ان کا تعلق ان جنگجوؤں سے تھا اور ان عمارتوں میں اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا جن میں مشین گنیں، راکٹ لانچرز، بارودی سرنگیں، پینڈر گرنیڈز، گیس ماسک، مولوٹو کوک بیلر اور خودکش جیلے کی جیکلس شامل تھیں، ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس معاملے میں حکومتی موقف بالکل درست ہے، لال مسجد ایک عارضی اسلحہ (Weapons Dump) تھی اور بلاشبہ ایک طویل جنگ اور مسلح بغاوت (Armed Rebellion) کے لئے تیار مقام۔

☆..... باوجود اس کے کہ مولوی مصر ہیں کہ مدرسے میں 1000 سے زائد ہلاکتیں ہوئیں، ہمارے پاس اس بات کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں، یہ محض بڑے پیمانے پر پھیلائی جانے والی ڈس انفارمیشن ہے، کوئی ایک، جی ہاں! ایک بھی کسی ثبوت کے ساتھ آگے نہیں آیا جس میں مدرسے میں داخل طلباء و طالبات کے نام، رول نمبر اور پتے درج ہوں اور نہ ہی کوئی حاضری رجسٹر پیش کیا گیا جس سے پتا چل سکے کہ مدرسے میں داخل طلباء و طالبات کی اصل تعداد کیا تھی۔

☆..... ہمارے اپنے ذرائع سے حاصل کردہ مفصل شہادتیں موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ آپریشن کے دوران صرف چند سو بیسی (فوائتین اور بیسوں) کی ہلاکتیں ہوئیں، شاید صرف چند درجن، اس تعداد کو حکومت نے بھی اب تسلیم کر لیا ہے۔

(کوئی بلاؤ کہ ہم بتائیں کیا، انڈیا کے خلاف عالم)

۱۱..... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی فرماتے ہیں: یوسف کذاب نے نہ صرف جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ ابانت رسول کا بھی ارتکاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے حکم پر بندہ نے کذاب کے خلاف کیس رجسٹر ڈکرایا۔ کذاب کے چیلوں میں سرفہرست دو نام تھے ایک کا نام سہیل احمد خان، دوسرے کا نام زید زمان تھا، جنہیں کذاب اپنا صحابی کہتا تھا۔ کذاب کے ساتھ عدالت میں جو لوگ آتے تھے ان میں بھی سرفہرست مذکورہ بالا دونوں افراد تھے۔ مذکورہ بالا افراد نے ترغیب و ترہیب غرض ہر لحاظ سے کوشش کی کہ بندہ کیس سے دستبردار ہو جائے۔ اللہ پاک کی دی ہوئی استطاعت کے ساتھ مقابلہ جاری رکھا۔ موبائل بھی ایچاؤ نہیں ہوئے تھے، بندہ چھٹی پر شجاع آباد آیا ہوا تھا۔ زید زمان نے کسی طریقہ سے میرا رابلہ نمبر حاصل کیا، جو ہمارے پڑاؤں کے گھر کا نمبر تھا، ایک دن عصر سے چھوڑی دیر پہلے میرے پڑاؤی نے دروازہ

کھٹکھٹا کر پیغام دیا کہ آپ کا فون آنے والا ہے۔ بندہ نے گھنٹی بجنے پر ریسیور اٹھایا کہ دوسری طرف سے آواز آئی کہ راولپنڈی سے زید زمان بول رہا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیے! زید زمان نے کہا کہ آپ نے ہمارے حضرت (یوسف کذاب) کے خلاف کیس کیا ہوا ہے وہ وہاں لے لیں۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا، اس کا انجام آپ کو معلوم ہے؟ بندہ نے کہا کہ نفع و نقصان سوچ کر کیس کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری طرف سے پیشکش ہے فرمائیے آپ کی ضروریات کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ میری ضرورت میرا اللہ پوری کر رہا ہے، اب اس نے پیٹنٹر ابد لے لے کر کہا کہ ہمارے حضرت کی جماعت اگر چھوڑی ہے، لیکن کمزور نہیں ہے، میں نے جواب میں کہا کہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت بہت بڑی ہے اور بہت مضبوط ہے، اس نے مزید گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا چاہا تو بندہ نے کہا کہ بات عدالت میں ہوگی۔ چنانچہ کیس کی سماعت کے دوران زید زمان یوسف کذاب کے مخالفین میں رہا بلکہ کیس کی سماعت کے دوران جب بندہ کا بطور مدعی بیان جاری تھا اور کذاب کا وکیل بندہ پر تاہر توڑ حملہ کر رہا تھا اور وہ کیس سے غیر متعلقہ سوال کر رہا تھا تو بندہ نے کہا کہ آپ کیس سے متعلق سوال کریں، غیر متعلقہ سوال نہ کریں تو عدالت نے مجھے کہا کہ وکیل جو سوال کرے آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس دوران ایک سوال صحابی سے متعلق بھی ہوا کہ صحابی کی کیا تعریف ہے؟ بندہ نے تعریف بتلائی، اتفاقاً اس روز زید زمان سوٹ میں تھا، پیٹنٹر، شرٹ اور ٹائی زیب تن کی ہوئی تھی، بندہ نے عدالت سے کہا کہ آپ نے صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوگا، ایک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے جو آپ کی سیرت طیبہ کا پر تو تھے، ان کی وضع قطع پال ڈھال، لباس میں سیرت طیبہ نظر آتی تھی۔ نعوذ باللہ! ایک یہ صحابی ہیں جن کا لباس اور وضع قطع دیکھ کر علامہ اقبالؒ یاد آتے ہیں، علامہؒ نے فرمایا:

وضع میں تم ہو نصاۃتی تو جن میں ہنود

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرما میں یہود

اس پر زید زمان بہت شرمندہ ہوا، زید زمان یوسف کذاب کی موت تک اس کا جلدیہ بنا رہا، حتیٰ کہ جب کذاب کی میت کو اسلام آباد کے مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا گیا، تب بھی اس کی ہمدردیاں اس کے ساتھ تھیں۔

۱۴:..... الغرض اگر زید زمان المعروف زید حامد، مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب نے اپنی ہمت کرنا چاہتا ہے یا اس

سے اپنا رشتہ برقرار نہیں رکھنا چاہتا تو وہ روزنامہ جسارت کراچی، روزنامہ امت کراچی، ماہنامہ بیات کراچی اور ہفت روزہ شتم نبوت میں شائع شدہ مضامین اور راقم الحروف سعید احمد جلال پوری، جناب کاشف حفیظ، جناب ابن خان، جناب ابو سعید، جناب نوفل شاہ رخ، جناب سعد موئن، ڈاکٹر فیاض عالم وغیرہ کے کالموں اور جناب رانا اکرم اور منصور طیب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی وغیرہ کی شہادتوں کی تردید میں کھل کر یہ کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میرا اب مدعی نبوت ملعون یوسف

کذاب کے ساتھ دینی، مذہبی اعتبار سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کے عقائد و نظریات اور طرہ اندہ دعویٰ کی بنا پر میں اس کو کافر و مرتد سمجھتا ہوں، بے شک میرا اس سے کبھی تعلق تھا، یا میں اس کا خلیفہ تھا، لیکن اب میں نے ان تمام کفریہ اور طرہ اندہ عقائد سے رجوع کر کے ان سے توبہ کر لی ہے لہذا آئندہ میرا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ جوڑا جائے اور کسی آدمی کے کفریہ عقائد سے توبہ کر لینے کے بعد اس کو توبہ سے قبل کے کفریہ اور طرہ اندہ عقائد و نظریات کا طعن وینا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے نیز میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے اور مجھے اس رجوع و توبہ پر ناستم قدر ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہمارے خیال میں اگر زید زمان المعروف زید حامد اس طرح کی ایک تحریر یا اس طرح کا بیان مجمع نام میں لکھ کر یا بیان کر کے اپنی ویب سائٹ پر جاری کر دے یا کسی اخبار میں شائع کر دے تو اس سارے نزاع کا خاتمہ اور اس قضیہ کا آبسائی فیصلہ ہو سکتا ہے، اور آئندہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بدگمانی بھی راہ نہیں پاسکتی، بلکہ اس تحریر و بیان کے بعد ان کے خلاف جو کوئی لب لسانی کرے گا وہ خود من کی کھائے گا، لیکن اگر وہ ان تمام شواہد و قرائن اور دلائل و براہین کے باوجود... جن سے اس کا یوسف کذاب کے ساتھ میری، خلافت، صحابیت اور عقیدت کا گہرا تعلق ثابت ہوتا ہے... گوگو کی کیفیت میں رہے گا یا اس کی وکالت کرتے ہوئے اس کو صوفی اسرار اور عاشق رسول ثابت کرنے کے ساتھ یہ کہتا رہے گا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا یا نہیں ہے، تو اس کی اس بات کا کیا وزن ہو سکتا ہے؟ یا اس کی اس بات کو کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے؟

۱۳..... خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ زید زمان المعروف زید حامد کو ملعون یوسف کذاب کے ساتھ دیکھ چکے تھے یا ان کو معلوم تھا کہ یوسف کذاب نے اس کو اپنا خلیفہ بنایا تھا اور لکھا تھا کہ اس کو حضرت ابوبکر صدیق کا خطاب دیا تھا اور ان حضرات نے اسی دور میں اس کی تقریریں بھی سنی تھیں، انہوں نے جب اس کی حقیقت سے پردہ اٹھانا چاہا یا علماء کرام سے اس کے تعاقب کی درخواست کی اور ہماری طرح دوسرے حضرات نے اس کی عیاری کی نشان دہی کرنا چاہی تو اس نے صاف انکار کر دیا کہ میں کسی یوسف کذاب کو نہیں جانتا، کیونکہ یوسف کذاب کا خلیفہ زید زمان تھا اور میرا نام تو زید حامد ہے، اس پر جب مزید تحقیق کی گئی تو مجھ لگا کہ اس کی وہ کیسٹ بھی مل گئی جس میں اس نے اپنی خلافت کے موقع پر تقریر کی تھی... جس کا مضمون اوپر نقل ہو چکا ہے... اور یوسف کذاب کے دام توڑ سے نکلنے والے متعدد حضرات مثلاً: ڈاکٹر اہلم، رانا محمد اکرم، ابو بکر علی، سعد موٹن، نونل اور منصور طیب صاحب وغیرہ نے یقین کے ساتھ باور کرایا کہ یہ ملعون وہی ہے۔ ان میں سے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ زید حامد کا فتنہ یوسف کذاب کے فتنہ سے بڑھ کر خطرناک ثابت ہوگا، کیونکہ یوسف کذاب میڈیا پر نہیں آیا تھا اور لوگ اس کے اتنے گرویدہ نہیں ہوئے تھے جتنا اس سے متاثر ہیں، یا یہ اپنا حلقہ بنا چکا ہے۔

تسلیم ہے کہ زید زمان المعروف زید حامد آج کل لوگوں کو وضاحتیں پیش کرتا پھر رہا ہے کہ میرا یوسف کذاب سے

کوئی تعلق نہیں ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ جن لوگوں کے پاس ایسے کوئی ثبوت ہوں وہ میرے سامنے لائیں۔
اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم اس کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور ایسے تمام حضرات، جو اس کو اس دور سے جانتے ہیں، جب وہ افغانستان میں پہلے حکمت یار اور بعد ازاں احمد شاہ مسعود کے ساتھ تھا اور پاکستان میں ان کی ترجمانی کرتا تھا اور پھر یوسف کذاب کے ساتھ وابستہ ہو گیا، اس دور کی تمام باتیں یاد دلا کر اس کے جھوٹ اور دجل کو آشکارا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ ہماری نئی نسل اور بعض دین دار اس کے سحر میں گرفتار ہیں، بہر حال ہمارا فرض ہے کہ ہم امت کو اس کی فتنہ سامانی سے بچائیں۔

سردار رضی ہے کہ جہاد افغانستان کے حق میں یا امریکا اور یہودیوں کے خلاف تقریریں کرنا، کسی طہر کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں، اس لئے کہ ایسے طہرین اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے دور رس منصوبے ترتیب دیتے ہیں، چنانچہ اہل بصیرت خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ شروع شروع میں مرزا غلام احمد تادیابی نے بھی ہندوؤں، آریوں اور عیسائیوں کے خلاف تقریریں، مناظرے اور مباہلے کر کے اپنی اہمیت منوائی تھی اور اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا ترجمان باور کرایا تھا، لیکن جب اس کی شہرت ہو گئی اور اس کا اعتماد بحال ہو گیا تو اس کے بعد اس نے مہدی، مسیح اور نبی ہونے کے دعوے کئے تھے، ٹھیک اسی طرح یہ بھی اسی حکمت عملی پر کامزن ہے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایسے فتنہ پروروں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ وصحبہ